بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم پنجشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
| نمبر ۱۴۷ | یکم وفا ۱۳۴۴ ہش ۔ ۳۰ صفر ۱۳۸۵ھ ۔ یکم جولائی ۱۹۶۵ء | جلد ۵۴/۱۹ |

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ رجون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۳۰ رجون بوقت ۸ بجے صبح محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ رات پھر درد گردہ کی شکایت ہو گئی تھی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ گو ضعف کی شکایت بدستور ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• کراچی (بذریعہ ڈاک) مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی سائیکل سیاح مطلع فرماتے ہیں کہ وہ تین دیگر احمدی دوستوں مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب مکرم خواجہ محمد دین صاحب اور مکرم مولوی فضل دین صاحب) کے ہمراہ حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس کراچی پہنچ چکے ہیں اور عنقریب انشاء اللہ عازم ربوہ ہونے والے ہیں۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

—• مکرم مبشر لطیف صاحب نے لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے ایل ایل ایم کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے چار مضامین میں سے دو میں بفضل تعالیٰ امتیاز کے ساتھ اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔
فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے اور ان کے خاندان کیلئے ہر طرح مبارک کرے اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں کے دُور ہونے اور اُن سے محفوظ رہنے کے دو ذرائع

اوّل استیلاءِ خوفِ الٰہی۔ دوم ذاتِ احدیت کے ساتھ محبتِ ذاتی

" ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ وغیرہ موٹے موٹے گناہ ہیں دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے۔ مگر بشریت کے تقاضے سے بعض ناسزا امور اس سے سرزد ہو جاتے ہیں جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح ہر گناہ کے دور ہونے کے بھی دو ذرائع ہیں۔ اوّل وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبہ خوف کے سبب سے دُور ہو جاتے ہیں یعنی استیلاء خوف الٰہی بھی ایک ایسی شے ہے جو گناہوں کو دور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبت بڑھتی ہے اور پھر اس محبت سے گناہ دور ہوتے ہیں۔ ان دو اصل ذریعوں سے گناہ دور ہوتے ہیں۔

ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ ان سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدت خوف سے بچتا ہے جیسے میں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیں تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہو گا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف حاکم کے رعب اور حکومت کا نتیجہ ہے۔ لیکن یہی نتیجہ محبت سے بھی پیدا ہوتا ہے جب ایک شخص اپنے محسن کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کر کے خود بخود نرم اور محتاط ہو جاتا ہے اور ایک حیا اس کی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔ محسن کے ساتھ محبت بڑھتی ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کر دے تو وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ پھر اس محبت کے تقاضے سے وہ اس کی خلاف ورزی اور خلاف مرضی کرنا نہیں چاہتا۔ یہ فرمانبرداری اور اطاعت محبت ذاتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی محبت ذاتی کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۰-۳۱۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جولائی ۶۵ء

لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۹/۶/۶۵)

ہم نے معاصر پیغام صلح کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس شخص کا طریق کار چھوڑ دیں جس کی تنبیہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" لکھنا پڑا اور وہ طریق اختیار کریں جو اسی رسالہ میں خود حضور علیہ السلام نے اختیار کیا ہے۔ اس پر "پیغام صلح" پھر وہی پرانی بحثیں لے بیٹھا ہے جن کی تفصیلات کتابوں اور اخبارات کے مضامین کی صورت میں موجود ہیں۔ حالانکہ اس وقت ہمارا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ وہ اپنا عقیدہ بدل لیں۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ وہ اپنا طرز بیان جو اس شخص کے قول کی مانند ہے جس نے نبوت سے بالکل انکار کیا تھا اور جس کی تنبیہ کے لئے آپؑ نے رسالہ ایک غلطی کا ازالہ تحریر فرمایا تھا تبدیل کر لیں۔

افسوس ہے کہ معاصر غلط مبحث کئے چلا جاتا ہے تاہم اپنی آخری اشاعت میں لکھتا ہے:-

"لیکن ہمارے معاصر کو یہ اصرار ہے کہ:-

"اس وقت ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے طریق جواب کو تبدیل کر دیں اور وہ اس طرح کہ آپ کہیں ہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ کے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے اور آپؑ نے بھی کیا ہے مگر یہ نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں یہ ایسی ہے یہ ایسی ہے"

لیکن گزارش یہ ہے کہ جس چیز کو ہم "نبوت" سمجھتے ہی نہیں اس کے متعلق کیسے کہہ دیں کہ یہ "نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں"۔ بیشک خدا اور رسول نے حضرت مسیح موعودؑ کو نبی کا خطاب دیا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنی تحریرات میں اپنے متعلق نبی کا لفظ استعمال کیا لیکن کبھی اسے حقیقی معنوں میں نبوت قرار نہیں دیا نہ اسے نبوت کی کوئی علیحدہ قسم قرار دیا بلکہ اسے استعارہ اور مجاز اور ایک خطاب اور اعزازی نام ہی قرار دیا اور کھلے لفظوں میں یہ ارشاد فرمایا کہ:-

"چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں۔"

(خط مندرجہ الحکم ۳، ۷۔ اگست ۱۸۹۹ء)

آخر آپ حضرت مسیح موعودؑ کے اس کھلے ارشاد کو کیوں تسلیم نہیں کرتے اور کیوں اس کو "الفضل" میں شائع کر کے جماعت کو متنبہ نہیں کرتے کہ نبی کا نام جو حضرت مسیح موعودؑ کو دیا گیا استعارہ کے رنگ میں ہے جس کو جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں استعمال کرنے سے حضرت مسیح موعودؑ نے منع فرمایا ہے کیوں آپ جماعت کو یہ نہیں بتاتے کہ:-

"یہ صرف خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص۱۸۸)

(پیغام صلح ۲۳/۶/۶۵ ص۳)

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ معاصر استعارہ کے معنی غلط سمجھتا ہے۔ استعارہ کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی بلکہ استعارہ تو استعمال ہی اسلئے ہوتا ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں ایک وجہ شبہ ہوتی ہے جو حقیقی ہوتی ہے اس کے بغیر استعارہ کوئی چیز نہیں ہوتا۔ پھر اعزازی نام بھی ایک حقیقت پر مبنی ہوتا ہے ہر ایک کو اعزازی نام بھی نہیں دیا جاتا اگر استعارہ اور اعزازی نام بغیر کسی حقیقت کے ہوتا ہے تو کیا آپ اپنے آپ کو "نبی" کہہ سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نام دیا ہے تو ظاہر ہے کہ آپؑ کو یہ نام ایک حقیقت کی بناء پر دیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام کمالاتِ نبوت ختم ہو چکے ہیں اور اب نبوت کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو آپؐ کے بعد باقی رہ گیا ہو۔ اس لئے اب آپؐ کے بعد جس شخص میں بھی کمالاتِ نبوت پائے جائیں گے وہ محض سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا عکس یا ظل ہوں گے۔ جیسا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے واضح ہوتا ہے۔ آج اگر کسی کو کمالات نبوت ملتے ہیں تو استعارۃً ہم اس کو اسرائیلی نبی کہہ سکتے ہیں لیکن دونوں میں یہ فرق ہے کہ اسرائیلی نبی نبوتِ مستقلہ اور بغیر واسطہ کے حامل ہوتے تھے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں آنے والے انبیاء علیہم السلام صرف امتی ہونے کی صورت ہی میں کمالات نبوت پا سکتے ہیں۔ اس بیّن فرق کے باوجود بنی اسرائیلی انبیاء اور علمائے امت کے انبیاء میں وجہ شبہ نبوت ہی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ کسی انسان کو شیر کہا جائے تو وجہ شبہ بہادری ہو گی اگرچہ بلحاظ جنس کے انسان اور شیر میں فرق ہے اسی طرح بنی اسرائیلی انبیاء علیہم السلام اور امتی نبی میں نوع کا فرق ہے جس کی وجہ شبہ نبوت ہے۔ اگر کوئی اور وجہ شبہ ہو تو معاصر بتائے کہ آخر وہ کونسی ہے۔

معاصر نے ایک مکتوب سے حسب ذیل عبارت نقل کی ہے:-

"چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اسلئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں"

(خط مندرجہ الحکم ۳، ۷۔ اگست ۱۸۹۹ء)

معاصر نے اس حوالہ کو بڑے فخر سے شائع کیا ہے حالانکہ یہی حوالہ اسکے منفی طریق کے سخت خلاف جاتا ہے۔ آپ نے یہ تو فرمایا ہے کہ جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ استعمال نہیں ہونے چاہئیں مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان الفاظ سے بالکل انکار ہی کر دیا کرو جس طرح کہ اس شخص نے کیا جس کی تنبیہ کے لئے آپؑ نے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" لکھا اور جس کے تتبع میں ہمارے غیر مبائعین دوست خاص کر پیغام صلح انکار کرتا ہے کہ چٹان نے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "متنبی" لکھا تو فرما دیا کہ حاشا و کلاّ ہم نہیں یہ تو ربوہ والے ہیں۔

(باقی)

قطعات

پھر نظر آیا اُفق پر آفتابِ زندگی
بن گئی جس کی کرن تارِ ربابِ زندگی
پھر زمانے میں مسیحی نفس اِک پیدا ہوا
مُردہ نبضوں میں اُٹھا پھر اضطرابِ زندگی

غضب کا بلا خیز طوفان ہے
کہ الحاد اور شرک یکجان ہے
مگر کشتی نوح چلتی رہی
خدا آپ اس کا نگہبان ہے

درکار نہیں دیں کو سیاست کے سہارے
پاتا ہے فروغ امن و سلامت کے سہارے
ہے ان کی نگاہوں میں امیری نہ فقیری
جو جیتے ہیں ایمان کی دولت کے سہارے

تنویر

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظم دار الافتاء ربوہ

سوال

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج جسمانی ہوا تھا یا روحانی؟

جواب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج ایک نہایت لطیف اور مصفا نیم بیداری کا مشاہدہ اور مکاشفہ ہے جس میں آپ نے ملکوت السماء والارض کے نظارے دیکھے۔ اپنے رب کے قرب کے انتہائی درجے حاصل کئے۔ عظیم الشان وحی آپ پر نازل ہوئی اور اسلام کی بے مثال اور لاثانی ترقی کی آپ کو خبریں دی گئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ اس معراج میں آپ کا جسم اطہر بلحاظ انتقال مکانی آسمان کی بلندیوں پر نہیں گیا۔ عن عائشۃ انہا قالت

واللہ ما فقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن عرج بروحہ۔

(تفسیر کشاف ص۵۵)

سوال

اسلام میں اگر مصوری منع ہے۔ تو فوٹو اتارنا بھی منع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح مصور صحیح عکاسی نہیں کرتا۔ اسی طرح فوٹو میں کالا آدمی سفید اور چہرے کے بدنما دھبے وغیرہ سب مٹا دیئے جاتے ہیں؟

جواب

اسلام میں تصویر اور مصوری کو پسند نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اصنام پرستی اور اکابر پرستی (دہریوں شرک) کے فروغ میں اس آرٹ نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہاں تک کہ ماضی میں یہ دونوں قریباً قریباً لازم ملزوم سمجھے جاتے تھے۔ اور ایک کے تصور کے ساتھ دوسرے کا تصور خود بخود ذہن میں آجاتا تھا۔ گویا تصویر سے تعلق فطرت انسان کی گھٹی میں مل چکی تھی۔ اس بناء پر شرک کے قلع قمع اور توحید کے استحکام کی خاطر ان تمام ذرائع سے بچنے کی تاکید کی گئی۔ جو شرک و بت پرستی کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں ممد و معاون بن سکتے تھے۔ اور اس صورت حال کے پیش نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اوقات ان تصاویر کے متعلق بھی نکیر فرمائی اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا جن سے بظاہر حالات کسی قسم کی بت پرستی کا کوئی خدشہ نہیں تھا۔ لیکن جوں جوں توحید کا عقیدہ دلوں میں راسخ ہوتا گیا اور شرک کے امکانات اور اس کے فروغ کے احتمالات کم ہوتے گئے۔ تصاویر کی ممانعت کی شدت میں بھی کمی آتی گئی۔

مصوری کا آرٹ عریانی ہوس پرستی اور بے جا تعیش و تجمل کے فروغ کا موجب بھی ہے۔ اور اسلام اس کے برعکس عفت و عصمت اور سادگی کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ اس لئے اس مقصد میں حائل ہونے والے مفاسد سے اجتناب کو اس کے ہاں پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

ہاتھ سے تصویر بنانے اور کیمرہ کے ذریعہ فوٹو لینے میں بنیادی فرق ہے۔ کیمرہ کی صورت تو ایسی ہوتی ہے۔ جیسے شیشہ میں انسان کا عکس آجائے۔ اور پھر اس عکس کو کسی ذریعہ سے محفوظ کرلیا جائے۔ اس میں اپنی طرف سے کسی خاص تبدیلی یا کوئی خاص تاثر دینے کی بہت کم گنجائش ہوتی ہے۔ اور بڑی حد تک اس میں اظہار حقیقت ہی ہوتا ہے۔ لیکن ہاتھ کی تصویر میں جس میں وہ خواہ کتنا ہی اصلیت کو اپنانے کی کوشش کرے۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ اس کے اپنے تصورات اور خیالات کی رنگ آمیزی اس میں ضرور ہوگی فوٹو میں نیگیٹو سے انسان حقیقت کو پاسکتا ہے۔ لیکن ہاتھ کی بنی ہوئی تصاویر کی صحت کو پرکھنے کے لئے ہمارے پاس کوئی معیار نہیں۔

سوال

لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اذان دینے کی صورت میں مؤذن کانوں میں انگلیاں دے یا نہیں؟ اسی طرح حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت مونہہ دائیں بائیں پھیرے یا نہیں؟

جواب

مسنون طریق یہی ہے کہ اذان دیتے وقت شہادت کی انگلیاں کانوں میں ہوں اور حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں منہ پھرائے۔ ضرورت نہ بھی ہو تب بھی ایسا ہی کرے۔ کیونکہ عبادت میں اصل اصول حکم کی تعمیل ہے۔ حکمت اور قیاس کی بناء پر اس میں تبدیلی کی اجازت نہیں۔ تاہم کانوں میں انگلیاں ڈالنا اور منہ پھرانا بجائے خود اتنا ضروری نہیں۔ اس کے بغیر بھی اذان ہو جاتی ہے۔ لیکن پسندیدہ طریق پہلا ہی ہے۔

سوال

بنک میں روپیہ جمع کرانے پر جو سود ملتا ہے۔ کیا اس کا استعمال ذاتی مصرف میں جائز ہے۔ اگر نہیں تو کیا اس سودی رقم کو اس خیال سے کہ فقراء کو دیدیں گے بنک میں چھوڑنے کا کیا فائدہ لینا درست ہے یا نہیں

جواب

ہماری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ بنکوں کی سودی آمدن اگر بحالات مجبوری لینی پڑے تو اسے بنکوں کے پاس چھوڑنا نہیں چاہیئے بلکہ اشاعت اسلام میں خرچ کردینی چاہیئے مثلاً بصورت احمدی وہ اپنی ایسی آمدن بیت المال اور اشاعت اسلام میں بھجوا دے۔ اور بصورت غیر احمدی اسلام کی مناسب کتابیں خرید کر طالب حق مستحقین کو پڑھنے کے لئے دے دی جائیں تاکہ وہ انہیں پڑھ کر ہدایت پائیں اور اسلام کے نور سے منور ہوسکیں یہ مجبوری کا مصرف صرف اس لئے ہے کہ مسلمان اپنی خالص آمدنوں کو اسلام کی اشاعت اور دین کے فروغ میں خرچ کرنے کے عادی نہیں رہے۔ اور انہوں نے صحابہ کرامؓ کا طریق قربانی ترک کردیا ہے۔ اور اس وقت جبکہ ادیان باطلہ کے مقابلہ کے لئے اور اسلام کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے جہاں بڑی جہاد کی ضرورت ہے وہاں اموال خرچ کرنا بھی انتہائی لابدی ہے۔ پس جب تک مسلمانوں کی یہ غفلت دور نہیں ہوتی۔ یہ مشتبہ اموال بجائے دوسری احتیاجوں میں خرچ کرنے کے اس قومی ضرورت پر خرچ ہوں۔ تو محتاط خرچ کا یہ پہلو مناسب ہوگا۔ کیونکہ نوعیت کے بدل جانے سے حکم بدل جایا کرتا ہے۔ بریرہؓ ایک غریب صحابیہ کو اگر کوئی صدقہ دیتا۔ تو وہ اس میں سے بعض اوقات عقیدت اور محبت کے جذبہ کے تحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کر دیتیں۔ اور آپؐ اس کا دل رکھنے کے لئے اس کا ہدیہ قبول فرما لیتے۔ اور فرماتے لہا صدقۃ ولنا ھدیۃ کہ یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ

پس اسی طرح انسان کی ذات کے لئے تو یہ مجبوری کی سودی آمدن سود ہے۔ لیکن اسلام کی ضرورت کے لئے یہ معمول کی آمدن ہے جس میں اس شخص کا کوئی ذاتی فائدہ نہیں بلکہ ایک عمومی ضرورت ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام فروغ پائے اور اس کے ذریعہ سے اس برے رواج کا خاتمہ

دیندار آدمی دنیاداروں سے نفرت کرتا ہے

"دیندار آدمی دنیاداروں کی طرف رجوع کرنے میں اپنی ذلت اور توہین سمجھتا ہے ایک صحابی پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناراض تھے اس وقت ایک بادشاہ نے اپنا سفیر اس کے پاس بھیجا اور چاہا کہ وہ اس کے پاس چلے آدیں۔ صحابی نے اس خط کو لے کر تنور میں پھینک دیا اور رونا شروع کردیا کہ ایک طرف تو میری یہ حالت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ناراض ہیں اور دوسری طرف میں یہاں تک گر گیا کہ ایک کافر میرے ایمان پر طمع کرنے لگا۔ مجھ سے ضرور کوئی سخت معصیت ہوئی ہے جس قدر زیادہ دینداری اور خدا پرستی ہوگی۔ اسی قدر اہل دنیا سے نفرت پیدا ہوگی۔ ہم کو جس قدر تکالیف دی گئی ہیں اور جس قدر سب و شتم کیا گیا ہے۔ یہ ہماری تبلیغ کے لئے ذریعہ ہو گیا ہے۔ جیسے جس قدر گرمی شدت سے ہو برسات بھی اسی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم ص ۳۵۸ - ۳۵۹)

حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر

(مکرم ملک عزیز احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل ڈیرہ غازیخاں)

حضرت مولوی محمد عثمان صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں کی احمدی جماعتوں کے ایک درخشاں ستارہ تھے۔ جو ۱۵/۱۲/۶۴ کو قریباً اسّی سال کی عمر میں غروب ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ابھی بیس بائیس سال کے تھے کہ اپنی فطرتی سعادت اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے ماموریت کے خلاف ہر طرف ایک طوفانِ مخالفت برپا تھا اور نو احمدی احباب پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو رہی تھی مگر آپ کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔ یہ ۱۹۰۲ء کے قریب کا زمانہ تھا جبکہ پرانے ڈیرہ غازیخاں میں جماعتِ احمدیہ کی بنیاد پڑ چکی تھی اس وقت جماعتِ مقامی کے سربراہ مکرم مولوی عزیز بخش صاحب تھے جو ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر میں کلیدی عہدہ پر فائز تھے۔ ۱۹۱۰-۱۱ء میں موجودہ ڈیرہ غازیخاں کی بنیاد پڑی اور احباب کی کوششوں سے شہر کے عین وسط میں حکومت نے ایک کنال اراضی کا سفید قطعہ برائے تعمیر مسجد جماعت کو دے دیا۔ اپریل ۱۹۱۴ء میں حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّل وفات پا گئے جس پر اختلافِ سلسلہ زیادہ نمایاں ہوگیا۔ مولوی عزیز بخش صاحب جو مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت غیر مبائعین لاہور کے بڑے بھائی تھے وہ مقامی جماعت کے افراد کو قادیان سے الگ کرکے مولوی محمد علی صاحب کی طرف لانا چاہتے تھے مگر احباب جماعت نے ان کی ان باتوں کو کوئی اہمیت نہ دی۔ اس موقعہ پر مولوی محمد عثمان صاحب نے نہایت جرأت مندانہ قدم اٹھایا اور غیر مبہم الفاظ میں حضرت مصلح موعود کی خلافت سے وابستگی کا اعلان کر دیا۔ اس طرح جماعت ایک بہت بڑے فتنہ سے بچ نکلی۔

قرآن مجید سے عشق

قرآن کریم سے آپ کو بے حد محبت تھی۔ زندگی کے آخری سالوں تک صرف ماہ رمضان میں پانچ چھ دفعہ قرآن شریف ختم کرتے تھے اور سارا سال تو بس ان کا محبوب کام ہی یہی ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے صاحبزادہ حافظ محمد عمر صاحب کو اپنی نگرانی میں قرآن مجید حفظ کرایا۔ مولوی صاحب کے اس کارِ خیر سے جماعت کو ایک اچھا حافظ میسر آنا مل گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ سے عشق

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دل و جان سے فدا تھے اور حضورؑ کی تعلیم کی عملی تصویر تھے۔ لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ آیا غیر احمدیوں میں رشتہ دینے میں سہولت ہی سہولت تھی اور مقامی احمدیوں میں مناسب رشتہ موجود نہ تھا۔ آپ نے اپنے علاقہ کی روایات کو قربان کرتے ہوئے اور اپنے جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے رشتہ ڈیرہ غازیخاں سے باہر قادیان میں دیدیا اور اس طرح مسیح موعودؑ کی تعلیم کی پوری پوری پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان رشتوں میں فوق العادت طور پر برکت ڈالی۔

اطاعتِ امام

غالباً ۱۹۲۶ء میں رسوائے عالم کتاب "رنگیلا رسول" آنحضرتؐ کے خلاف شائع ہوئی۔ ایک مسلمان نے اس کتاب کے مصنف کو قتل کر دیا۔ قاتل کو پھانسی کی سزا ہو گئی۔ اسکے بعد ایک اور کتاب آریوں کی طرف سے آنحضرتؐ کے خلاف شائع ہوئی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک بھر کی جماعتوں کو احتجاجی جلسے کرنے کی ہدایات صادر فرمائیں۔ مخالفت سخت تھی۔ ملک کی سیاست پر ہندو اور عیسائی چھائے ہوئے تھے۔ ملک کی اقتصادیات پر بھی ہندوؤں کا قبضہ تھا مگر حضرت مولوی صاحب نے ڈیڑھ ماہ کی دن رات کی انتھک کوششوں سے جلسہ کی اجازت حاصل کرلی۔ اس جلسہ میں تمام اسلامی فرقوں نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات مسلمان عوام کے سامنے رکھی گئیں اور انہیں کہا گیا کہ وہ معاشی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی اپنی دکانیں کھولیں اور اقتصادی آزادی حاصل کرلیں۔

مسلمانوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ان جذبات کی قدر کی۔ انہوں نے قرار دادیں پاس کر کے حکومت کو بھجوائیں نیز ہندوؤں سے اقتصادی آزادی حاصل کرنے کے لئے عام استعمال کی چیزوں کی اپنی دکانیں کھولنے لگے۔

اس مشکل ترین تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مولوی صاحب کو اپنی ملازمت بھی خطرہ میں ڈالنی پڑی لیکن آپ نے اطاعت امام کے لئے ہر چیز قربان کرنے کا تہیہ کیا ہؤا تھا۔

اوصافِ حمیدہ

مولوی صاحب منکسر المزاج اور سادہ دل تھے۔ زندگی بہت سادہ تھی۔ آپ کا دل ہر وقت مسجد میں اٹکا رہتا تھا مسجد کے باہر ماہی بے آب کی طرح تڑپتے رہتے تھے۔ نمازوں میں باقاعدگی سے آتے آخری عمر میں بھی باوجود کمزوری اور خرابیٔ صحت کے اور باوجود مسجد سے دور ہونے کے باقاعدگی سے مسجد آتے تھے توسیع مسجد کا مسئلہ درپیش تھا۔ آپ نے اپنا ایک مکان بیچ ڈالا۔ اس طرح آپ نے اپنے لئے تنگی پیدا کر کے مسجد کے لئے وسعت کا انتظام کیا۔ ایک لائبریری۔ ایک مہمان خانہ اور تین دکانیں بنوائیں۔ جس سے مسجد کی افادیت میں اضافہ ہؤا اور اسے اپنی دکانوں سے -/۹۰ روپے ماہوار کی آمدنی ہونے لگی۔

قومی کاموں سے دلچسپی

ابھی دکانیں اور مہمان خانہ زیر تعمیر تھے کہ حضرت مولوی صاحب سخت بیمار ہوگئے۔ آپکو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔

اکثر بے ہوش رہتے تھے لیکن جب بھی کبھی ہوش میں آتے تو عیادت کے لئے آنے والوں سے جو سب سے پہلا سوال کرتے وہ یہ ہوتا کہ "دکانوں اور مہمان خانے کا کیا حال ہے۔" اللہ اللہ۔

آپ چاہتے تھے کہ آپ کی زندگی ہی میں دکانیں۔ مہمان خانہ۔ لائبریری اور مربی کے لئے رہائش گاہ مکمل ہو جائے۔

کتبِ حضرت مسیح موعودؑ سے محبت

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات سے از حد محبت تھی۔ آپؓ کی جملہ کتب پر مکمل عبور حاصل تھا۔ علاوہ ازیں کئی حوالے زبانی یاد تھے۔ حضورؑ کا منظوم کلام تو آپ کی روح کی غذا تھا۔ رات کو بھی جب سوتے تو درثمین تکیہ کے نیچے رکھ کے سوتے تھے۔ جس وقت بھی آنکھ کھلتی اسے پڑھتے اور لطف اندوز ہوتے تھے۔

مرکزِ سلسلہ سے عشق

قادیان کی محبت آپ کے جسم میں خون کی طرح دوڑتی رہتی تھی۔ ۱۹۴۴ء میں مستقل طور پر وطن چھوڑ کر دیارِ مسیح میں جا ڈیرہ ڈالا مگر تقسیم کے بعد واپس آنا پڑا۔ پھر ربوہ میں جب جلسہ سالانہ آتا تو دو ہفتہ پہلے تشریف لے جاتے اور ایک ہفتہ بعد تک ٹھہرے رہتے۔

مختصراً یہ کہ آپ ایسے بلند مقام کے مالک تھے کہ اب آپ کے خلاء کو پُر کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ہمیں ایسے خدام عطا کرے گا جو حضرت مولوی صاحب کے لگائے ہوئے باغ کو اپنے آنسوؤں سے سینچیں گے اور اپنے گرم خون سے سیراب کریں گے۔

اے خدا تو اپنے مسیح کے اس حواری کو جو خلوص کا پیکر اور محبت کا پتلا تھا جنت میں بلند ترین مقام عنایت فرما اور اس کے درجاتِ روحانی بلند کر آمین یا رب العالمین

درخواستِ دعا

مکرمہ حیات بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری جہان خاں صاحب مرحوم نے چوہدری صاحب موصوف کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے یکصد روپیہ بطور عطیہ مسجد دارالیمن کے لئے عنایت فرمایا ہے۔

قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

۱۔ مکرم محمد خالد صاحب ابن مکرم حافظ نور الٰہی صاحب درویش مرحوم جو کہ پہلے دفتر تعلیم و تربیت ربوہ میں کارکن تھے اور بعد میں الیکشن کمشنر آفس لاہور میں ملازم تھے۔

۲۔ مکرم سید محمود اختر صاحب بی۔ اے (سابق واقفِ زندگی) جو پہلے دفتر پوسٹماسٹر جنرل لاہور میں ملازم تھے دونوں کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو پتہ سے مطلع فرما دیں۔

(ناظر امور عامہ)

ولادت:۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز حمید احمد ملک کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو لمبی عمر عطا فرمائے خادم دین بنائے۔ یہ بچہ ملک اللہ رکھا صاحب کا پوتا اور مکرم عبد الحمید صاحب عارف کا نواسہ ہے۔

خاکسار عبد الحفیظ ملک
سلطانپورہ لاہور

نتائج سالانہ امتحان جامعہ احمدیہ

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
		درجہ خامسہ		
۱	۲۱۱	بشیر احمد اختر	۹۵۳/۱۴۰۰	اوّل
۲	۲۱۲	لئیق احمد طاہر	۹۱۰	دوم
۳	۲۱۳	عزیز محمد اظہر	۸۳۶	پاس
۴	۲۱۴	نصر اللہ خاں ناصر	۸۶۸	"
۵	۲۱۵	عطاء الکریم	۹۰۴	"
۶	۲۱۶	قریشی مبارک احمد	۷۳۳	"
		درجہ رابعہ		
۱	۲۲۱	محمد علی	۹۰۱/۱۵۰۰	اوّل
۲	۲۲۲	نصیر احمد	۸۸۱	دوم
۳	۲۲۳	عبد الوہاب	۷۶۰	پاس
۴	۲۲۴	عبد الباری قیوم	کمپارٹمنٹ	حدیث
۵	۲۲۵	محمود احمد	"	حدیث
۶	۲۲۶	سلطان احمد	"	۱۔حدیث ۲۔انگریزی
		درجہ ثالثہ		
۱	۲۳۰	مرزا محمد شفیق انور	۹۵۱/۱۵۵۰	پاس
۲	۲۳۱	مرزا منصور احمد	۹۷۵	اوّل
۳	۲۳۲	محمد اعظم اکبر	۹۵۳	دوم
۴	۲۳۳	منصور احمد بشیر	۹۲۷	پاس
۵	۲۳۴	نصیر احمد شاد	۷۹۲	"
۶	۲۳۵	عزیز الرحمٰن خالد	کمپارٹمنٹ	تفسیر القرآن ہردو پرچے
۷	۲۳۶	یوسف عثمان	۶۷۸	پاس
۸	۲۳۷	منصور احمد سمبڑیالوی	کمپارٹمنٹ	تفسیر ۲۔انگریزی
۹	۲۳۸	میر عبد الرشید تبسم	"	انگریزی۔ فارسی
۱۰	۲۴۰	مرزا محمد اقبال	"	حدیث
		درجہ ثانیہ		
۱	۲۴۱	محمد جلال شمس	۹۴۴/۱۳۵۰	اوّل
۲	۲۴۲	حمید اللہ خان	۷۵۷	پاس
۳	۲۴۳	عبد الغفار خاں	۸۱۱	"
۴	۲۴۴	صدیق احمد	۷۴۷	"
۵	۲۴۵	ملک رفیق احمد سعید	کمپارٹمنٹ	حدیث
۶	۲۴۶	مجید احمد	"	انشاء
۷	۲۴۸	صفی الرحمٰن خورشید	"	انشاء
۸	۲۴۹	فضل کریم	۶۷۶	پاس
۹	۲۵۰	اللہ بخش	۸۱۶	دوم
		درجہ اولیٰ		
۱	۲۵۱	منصور احمد عمر	۹۰۳/۱۳۵۰	دوم
۲	۲۵۲	حیدر علی ظفر	۹۴۵	اوّل
۳	۲۵۳	رفیق احمد نعیم	۸۰۳	پاس
۴	۲۵۴	عبد العزیز طاہر	۷۴۹	"
۵	۲۵۵	ظفر اقبال	۸۵۹	"
۶	۲۵۶	محمد سرفراز	کمپارٹمنٹ	۱۔حدیث ۲۔تقریر انگریزی
۷	۲۵۷	محمد اسمٰعیل منیر	"	تقریر انگریزی
۸	۲۵۸	انیس الرحمٰن	۷۶۶	پاس
۹	۲۵۹	عبد السلام طاہر	کمپارٹمنٹ	انگریزی
۱۰	۲۶۰	خلیل احمد مبشر	۷۳۴	پاس
۱۱	۲۶۱	صالح محمد خاں	کمپارٹمنٹ	۱۔حدیث ۲۔صرف ونحو
۱۲	۲۶۲	رفیق احمد جاوید	"	۱۔صرف ونحو ۲۔انگریزی
۱۳	۲۶۳	فضل الٰہی	"	حدیث
۱۴	۲۶۴	رانا محمد سلیم	"	۱۔تقریر انگریزی ۲۔ترجمہ قرآن مجید
۱۵	۲۶۵	عبد الرزاق منگلہ	"	۱۔انشاء ۲۔انگریزی
۱۶	۲۶۷	ملک محمد اکرم	"	صرف ونحو
۱۷	۲۶۹	عبد الرزاق گجراتی	"	انگریزی
۱۸	۲۷۰	محمد اشرف اسحاق	"	۱۔صرف ونحو تقریر انگریزی
۱۹	۲۷۴	احمد خان	"	۱۔انگریزی ۲۔انشاء
۲۰	۲۷۵	رفیق احمد سعید	۷۳۴	پاس
۲۱	۲۷۶	محمد امین	کمپارٹمنٹ	۱۔انشاء ۲۔صرف نحو
۲۲	۲۷۷	مرزا نصیر احمد	۸۲۷	پاس
۲۳	۲۷۸	عبد الحفیظ کھوکھر	کمپارٹمنٹ	انشاء
		فصل پنجم		
۱	۲۰۰	اقبال احمد نجم	۵۳۶/۹۰۰	اوّل
۲	۱۹۷	مبارک احمد بھٹی	۴۹۸	دوم
۳	۱۹۹	ناصر احمد شمس	۴۸۵	پاس
۴	۲۰۱	ظہور احمد	۴۷۰	"
۵	۱۹۰	محمد اکرم طاہر	۴۶۵	"
۶	۱۹۶	ظفر اللہ محمود	۴۵۱	"
۷	۱۹۸	عبد الغنی کریم	۴۳۲	"
۸	۱۹۳	عبد الرؤف فنجی	۔	ترقی دیا گیا
۹	۱۸۹	اکرام اللہ	کمپارٹمنٹ	حدیث
۱۰	۱۹۱	شفقت حیات	"	"
		فصل چہارم		
۱	۲۸۰	محمد رفیق	۶۱۲/۹۰۰	اوّل
۲	۲۸۱	محمد اسلم	ترقی دیا گیا	
۳	۲۸۲	مبارک احمد	۶۱۱	پاس دوم
۴	۲۸۳	محمد طاہر	۵۸۶	پاس
۵	۲۸۴	محمد علی	۵۷۹	"
۶	۲۸۵	ظفر احمد	۵۷۷	"
۷	۲۸۶	مظفر احمد	۵۲۹	"
۸	۲۸۷	عبد القدیر فیاض	۵۰۴	"
۹	۲۸۸	عبد الشکور	۵۵۷	"
۱۰	۲۸۹	محمد افضل عابد	۴۰۶	"
۱۱	۲۹۰	منہاج النبی	۲۷۸	"
۱۲	۲۹۱	محمد حبیب اللہ	۴۸۰	"
۱۳	۲۹۲	محمود احمد	۵۹۱	"

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۱۴	۲۹۳	بشیر احمد	۴۷۷	پاس
۱۵	۲۹۴	سلطان احمد	۳۹۵	"
۱۶	۲۹۵	محمد اسلم خان	۳۴۷	"
۱۷	۲۹۶	محمد اسلم	۳۹۷	"
۱۸	۲۹۸	مرزا مظہر احمد	ترقی دیا گیا	
۱۹	۲۹۹	محمد رفیق صدیقی	۳۹۴	پاس
۲۰	۳۰۰	مسعود احمد نیازی	۲۶۴	"
۲۱	۳۰۱	ناصر احمد	۴۲۲	"
		ممہدہ		
۱	۳۱۱	مبارک احمد قمر	۵۸۵/۹۰۰	پاس
۲	۳۱۲	منیر احمد چٹھہ	۶۵۸	اوّل
۳	۳۱۳	عبد اللطیف بھٹہ	۵۱۷	پاس
۴	۳۱۴	منور احمد مجاھد	۵۳۱	"
۵	۳۱۵	سمیع اللہ زاہد	۵۲۱	"
۶	۳۱۶	ملک محمد سلیم B.A	۴۹۸	پاس۔ درجہ اولیٰ میں داخل ہونگے
۷	۳۱۷	محمد عبد اللہ آزاد	۵۸۱	پاس
۸	۳۱۸	ناصر احمد طاہر	۴۶۵	"
۹	۳۱۹	علی حیدر B.A	۵۴۰	پاس۔ درجہ اولیٰ میں داخل ہونگے
۱۰	۳۲۰	کریم الدین	۶۲۸	دوم۔ " "
		غیر ملکی طلباء		
۱	۳۲۱	حسن بصری	۲۷۴/۶۰۰	پاس۔ پنجم میں داخل ہونگے
۲	۳۲۲	سفنی ظفر احمد	۳۳۱	" " " "
۳	۳۲۳	عبد الواحد بن داؤد	۴۰۸	" " " "
۴	۳۲۴	یوسف یاسن	۴۷۵	" " " "
۵	۳۲۵	احمد یوشیدا	۱۷۹/۳۰۰	" — —

نوٹ:۔ کمپارٹمنٹ کا امتحان ستمبر ۶۵ء کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا۔ جامعہ کھلنے پر تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

نظارت تعلیم کے ضروری اعلانات

۱۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ پشاور:۔ سہ سالہ ڈپلومہ کورسز (۱) الیکٹریکل ٹیکنالوجی (۲) مکینیکل (۳) آٹوموبائیل (۴) سول

شرائط:۔ میٹرک ریاضی و سائنس۔ بصورت سول ٹیکنالوجی ڈرائنگ بھی

درخواستیں ۲۵/۷/۶۵ تک۔ پراسپکٹس و مجوزہ فارم ۵۰ پیسے نقد میں یا ایک روپیہ چالیس پیسے کا منی آرڈر بھیجکر۔

پ۔ ٹ ۲۲/۶/۶۵

۲۔ ٹیکنیکل اسسٹنٹس (سول) ٹیلیفون انڈسٹریز ہری پور ہزارہ۔ تنخواہ ۲۷۵-۱۵-۳۵۰-۲۰-۵۰۴۔

شرائط: ڈپلومہ اوورسیر یا بہتر قابلیت

درخواستیں ۲/۷/۶۵ تک بنام جنرل منیجر (پ۔ ٹ ۲۲/۶/۶۵)

۳۔ داخلہ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور:۔ شرط میٹرک سائنس

درخواستیں ۱۵/۷/۶۵ تک وظائف و مراعات۔ فیس برائے مستحقین۔

(پ۔ ٹ۔ ۲۲/۶/۶۵)

اسلام کے معمار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے بعض چندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مگر یہی کافی نہیں۔ بڑی چیز یہ ہے کہ جہاں جہاں ہم اپنے مشن قائم کریں وہاں ہمارا اپنا مکان اور اپنی مسجد بھی ہو۔ اس کے بغیر کبھی بھی صحیح طور پر کام نہیں ہو سکتا۔ اب ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ایک مشنری نے کوئی مکان کرایہ پر لیا ہوا ہوتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اسے نوٹس مل جاتا ہے کہ مکان خالی کرو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس مکان کو روشناس کرنے میں جو وقت اور روپیہ صرف ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ سارے کا سارا ضائع چلا جاتا ہے اور پھر وہ مبلغ کسی اور مکان میں چلا جاتا ہے۔ جس کی طرف لوگوں کو کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ تبلیغ کا کام صحیح طور پر تبھی چل سکتا ہے۔ جب اپنی جگہ ہو۔ انگلستان میں اگرچہ دین کی طرف رغبت لوگوں کو کم ہے۔ لیکن چونکہ ہمارا وہاں اپنا مکان ہے اپنی مسجد ہے اور دیر سے مشن قائم ہے۔ اس لئے ہمارا وہاں کافی رسوخ ہے۔"

حقیقت بھی یہی ہے کہ تبلیغی کوششوں کی صحیح معنوں میں کامیابی کے لئے مسجد کا ہونا از بس ضروری ہوتا ہے۔ یورپ میں (یا دیگر ممالک میں بھی) جہاں جہاں ہماری مساجد قائم ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی طرف لوگوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ سے پیدا کی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو رہا ہے۔

آپ گھر بیٹھے اس تبلیغ کے کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ بیرون ممالک میں مساجد کی تعمیر میں حسب توفیق حصہ لیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا فرمایا ہے۔ بیرون ممالک میں مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا ایک صدقہ جاریہ ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے۔ وہی اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے۔ اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے معمار بننے کی توفیق دے اور ہماری کوششوں کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری نور احمد سنوری صاحب کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ تقریباً چار یا پانچ دن کے بعد بخار بھی آتا ہے تمام احباب اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے بڑے بھائی رفیع احمد صاحب تقریباً عرصہ دو سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کے لئے بھی جلد صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مرزا مسیح احمد ابن مرزا احمد شفیع احمد صاحب مرحوم دہلوی)

۲۔ خاکسار کی بڑی لڑکی ناصرہ ڈار ایم اے (فائنل) کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے۔ نیز میرے لڑکے عطاء اللہ نے بی ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت ہر دو کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (محمد عبد اللہ ڈار کلا تھ ہاؤس کوئٹہ)

۳۔ خاکسار کا بچہ عزیزم محمد حلیم کی صحت اکثر علیل رہتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۴۔ عزیزم سید عبید اللہ امیر حلقہ چک جھمرہ کافی عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ حکیم عبد الرحمٰن شاہ محلہ دار الرحمت غربی (ربوہ)

۵۔ میرا لڑکا عزیزم منور احمد سعید چار سال کے بعد امریکہ سے واپس آرہا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں اللہ تعالیٰ بخیریت واپس لائے۔ (روشن دین صراف ادکاڑہ چونک محلہ)

دعائے نعم البدل:۔ میرا چھوٹا لڑکا بعمر سوا سال ایک دو دن بیمار رہ کر ۲۷/۲/۶۵ بروز جمعرات تقریباً ۱-۱/۲ بجے اپنے حقیقی مولیٰ سے جاملا۔ احباب سلسلہ دعا کریں اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین اور نعم البدل عطا فرمائے۔ (محمود احمد نسیم معلم وقف جدید گوٹھ شاہدین)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں حصہ لینے والی خواتین کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ۱۵ احسان ۱۳۴۴ھ (۱۵ جون ۱۹۶۵ء) تک تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسمائے گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری ان مخلص بہنوں کے اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے اور ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کی جملہ خواتین کو چاہیئے کہ مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کی وارث ہوں نیز اپنے محسن آقا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

انسپکٹر کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے ایک ایسے مرد انسپکٹر کی ضرورت ہے جو لجنات کا (خاص طور پر دیہاتی لجنات کا) دورہ کر سکے۔ ان میں بیداری پیدا کر سکے اسی طرح ان کے حسابات چیک کر سکے اور تقریر بھی کر سکے۔ درخواستیں مکرمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام آنی چاہئیں۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

استاد کی ضرورت

تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول عزیز آباد کراچی میں ایک بی ایس سی بی ایڈ استاد کی ضرورت ہے۔ جو سائنس اور بیالوجی پڑھانے کا تجربہ رکھتا ہو۔

مخلص اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوان اسناد کی مصدقہ نقول کے ساتھ سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی کے نام درخواستیں ارسال کریں۔

تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(عطاء الرحیم حامد۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سیکنڈری اسکول عزیز آباد کراچی ۱۹)

اعلان نکاح

میرے لڑکے حمید اللہ کا نکاح زکیہ بیگم بنت محمد ابراہیم صاحب ڈار کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ بتاریخ ۲۳/۴/۶۵ کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہمارے خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

(چوہدری محمد عبد اللہ ڈار۔ کوئٹہ)

شکریہ احباب

میں ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا جنہوں نے میرے لڑکے اظہار احمد کی اچانک موت پر اظہار ہمدردی و مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کے خطوط اور تاریں دیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ تمام دوستوں کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔

اس وقت الگ الگ جواب دینے سے قاصر ہوں اس لئے بذریعہ الفضل تمام دوستوں و بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(عبد الغفار فوٹو اسپیڈ کمپنی حیدر آباد)

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ

سالانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ بابت سال ۶۳-۱۹۶۴ء کئی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے مثلاً:-

۱- حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نہایت قیمتی پیغام اس میں درج ہے یہ پیغام جماعتی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔

۲- حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی دو خاص تقریریں جو آپ نے اجتماع کے موقع پر فرمائیں اس میں مفصل درج ہیں۔ یہ تقریریں ایمان افروز ہونے کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے ہر وقت پیش نظر رہنی چاہئیں۔

۳- آئندہ سال کے لئے ہر شعبہ کے لئے کام کی ہدایات پیش کی گئی ہیں۔

۴- گزشتہ سال کی لجنات کی سالانہ رپورٹیں اور سالانہ اجتماع کی مفصل رپورٹ اور فہرست انعامات بھی درج ہیں۔ تاکہ تمام لجنات کو گزشتہ سال کے ایک دوسرے کے کام کا علم ہو۔ اور وہ آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی کوشش فرمائیں

ہر عہدیدار کے لئے اسے خریدنا ضروری ہے بلکہ ہر ممبر لجنہ کے پاس یہ رپورٹ ہونی چاہیئے۔ پونے دو صد صفحات پر مشتمل اس رپورٹ کی قیمت اصل لاگت سے بھی کم یعنی صرف ایک روپیہ ہے۔ بہنیں جلد سے جلد یہ رپورٹ حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(سیکرٹری اشاعت)

قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

جملہ اضلاع کے خریداران "خالد" و "تشحیذ الاذہان" کی فہرستیں بمع ضروری کوائف عنقریب بھجوائی جا رہی ہیں۔

مہربانی فرما کر ہر دو رسالہ جات کی توسیع اشاعت میں پوری کوشش فرماویں اور ان کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنوائیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کے لئے

خالد اور تشحیذ الاذہان کا چندہ خریداری ختم ہونے پر خریداروں کی خدمت میں رسالہ وی پی کرنے سے قبل بذریعہ خط اطلاع دی جاتی ہے۔ خریداروں کی طرف سے اطلاع موصول نہ ہونے پر انہیں وی پی کر دیا جاتا ہے۔ مگر بعض خریدار اس کے باوجود وی پی واپس بھجوا دیتے ہیں۔ جس سے شعبہ کو بہت نقصان ہوتا ہے حالانکہ آپ صرف ایک کارڈ لکھ کر شعبہ کو ۵۲ پیسے کے بلاوجہ نقصان سے بچا سکتے ہیں۔

لہٰذا جملہ خریداروں سے التماس ہے کہ وہ شعبہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے وی پی واپس نہ بھجوائیں۔ اور اگر خدانخواستہ رسالہ جاری رکھنے کا ارادہ نہ ہو تو خط ملتے ہی اطلاع دے دیا کریں۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جوابی پرچے جلد بھجوادیں

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ہو چکے ہیں۔ جوابی پرچے جلد دفتر کو بھجوا دیں۔ دس جولائی کے بعد پہنچنے والے پرچے انعامات حاصل نہ کر سکیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ مرکزیہ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر روزنامہ الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

نماز میں غفلت اور سستی کسی حالت میں بھی جائز نہیں

سخت خطرہ کی حالت میں بھی جائز نہیں کہ انسان نماز چھوڑ دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز قرآن مجید کی آیت فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ ۲۴۰) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں نماز کی اہمیت پر زیادہ زور دینے کے لئے فرمایا میاں بیوی کے تعلقات کیا چیز ہیں۔ اگر تمہارے پیچھے تمہیں پکڑنے کے لئے کوئی دشمن آرہا ہو اور تم بھاگ رہے ہو تو خواہ تم سوار ہو یا پیادہ تو بھی تم نماز کو نہ چھوڑو۔ بلکہ اسی حالت میں ہی پڑھ لو۔ گویا نماز میں غفلت اور سستی کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ حتٰی کہ سخت خطرہ کی حالت میں بھی جو صلوٰۃ الخوف کے خطرہ سے بھی بڑھ کر ہو جو عین جنگ میں ہوتی ہے تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم نماز چھوڑ دو۔ بلکہ جس حالت میں بھی ہو نماز ادا کرو۔ چنانچہ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان سے صلوٰۃ خوف کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انھوں نے اس کا طریق بتایا۔ اور پھر فرمایا کہ اگر اس سے بھی زیادہ خوف کی حالت ہو تو پھر پیدل یا سوار جس حالت میں بھی ہو تم نماز پڑھ لو۔ اور حضرت نافع جو اس کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی سُنی ہے (بخاری کتاب تفسیر القرآن) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس آیت میں صلوٰۃ خوف والی حالت سے بھی زیادہ خطرہ والی حالت مراد لی ہے۔ صلوٰۃ خوف میں تو باقاعدہ ایک امام کی اقتدار میں نماز ادا کی جاتی ہے۔ (سورۃ نساء آیت ۱۰۳) مگر یہ حالت ایسی ہے جس میں اتنی مہلت بھی نہ مل سکے اور دوڑتے اور بھاگتے ہوئے نماز پڑھنی پڑے۔ مثلاً اسلامی فوج کا ایک سپاہی دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے گیا تھا اس کا دشمن کو علم ہو گیا۔ وہ گھوڑے کو دوڑاتا ہوا واپس آرہا ہے اور پچاس ساٹھ سپاہی اس کے تعاقب میں ہیں کہ راستہ میں نماز کا وقت آگیا اب اگر وہ ٹھہر جاتا ہے یا گھوڑے سے اتر کر نماز پڑھنے لگ جاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ پکڑا جائے گا اور اسلامی لشکر ان معلومات سے محروم رہ جائے گا جن کو مہیا کرنے کے لئے اسے بھجوایا گیا تھا۔ پس چونکہ اس کا جان بچا کر اسلامی لشکر میں پہنچنا ضروری ہے اس لئے اسے اجازت ہو گی کہ وہ گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتا چلا جائے۔ جس طرح بیمار آدمی لیٹے لیٹے نماز پڑھ لیتا ہے یا بعض دفعہ اشاروں میں ہی نماز پڑھ لیتا ہے اسی طرح اسے بھی اجازت ہو گی کہ جس طرح چاہے نماز پڑھ لے مثلاً گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے نماز کے کلمات دہراتا جائے رکوع کا وقت آئے تو ذرا سا سر جھکا لے۔ اور ایک دو دفعہ سبحان ربی العظیم کہہ دے ذرا اور سر جھکا دے تو اسے سجدہ سمجھ لے۔ اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے۔ ایسی حالت میں باوجود اس کے کہ اس کی ایک ٹانگ گھوڑے کے ایک طرف ہو گی اور دوسری ٹانگ دوسری طرف پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس کا مونہہ قبلہ کی طرف نہیں ہو گا تب بھی نماز ہو جائے گی۔ ہاں اگر موقعہ مل سکے تو نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ کی طرف مونہہ کر لیا جائے۔ پھر خواہ کسی طرف مونہہ ہو جائے۔ غرض خوف کے وقت نماز کو اپنی مقررہ شکل سے بدل کر پڑھنا جائز ہے۔ چاہے انسان گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے پڑھ لے چاہے اشارے سے پڑھ لے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص دشمن کے سامنے بندوق تانے کھڑا ہو اور نماز کا وقت آجائے ایسی صورت میں اس کے لئے جائز ہو گا کہ وہ بندوق بھی سنبھالے رکھے۔ دشمن پر فائر بھی کرتا جائے اور نماز کی عبارتیں بھی دہراتا جائے بلکہ یہ نماز خوف کی حالت میں شہروں میں رہتے ہوئے بھی پڑھی جا سکتی ہے مثلاً فرض کرو ایک ملک کی دوسرے ملک سے لڑائی ہو جاتی ہے اس وقت سرحدی شہروں یا دیہات میں رہنے والے جو لوگ ہوں گے ان کے لئے جائز ہو گا کہ اگر ان پر حملہ ہو تو وہ کھڑے کھڑے نماز کی عبارتیں دہراتے جائیں اور ساتھ ہی دشمن پر گولیاں برساتے جائیں۔

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ ہاں جب خوف کی حالت جاتی رہے اور تم امن میں آجاؤ تو پھر تمہیں اسی طرح نماز پڑھنی چاہیئے جس طرح قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ میں حکم دیا گیا ہے یعنی نماز خشوع سے اور بغیر ضروری حرکت کے"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۵۳۹-۳۸)

جنگ دونوں ملکوں کے لئے تباہ کن ہو گی

کراچی میں صدر ایوب کی پریس کانفرنس

کراچی ۳۰ر جون۔ صدر ایوب نے کل یہاں ایک بار پھر اس بات پر زور دیا کہ پاکستان اور بھارت کو اپنے اختلافات پر امن اور باوقار ذرائع سے دور کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اگر آپس کے جھگڑوں کو طاقت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو اس سے بھارت اور پاکستان میں سے کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس لئے عقل و دانش کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے اختلافات پر امن اور باوقار ذریعہ سے دور کریں۔ پندرہ روزہ غیر ملکی دورہ سے واپی کے بعد کل شام یہاں ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لندن میں دولت مشترکہ کی کانفرنس کے موقعہ پر وزیر اعظم بھارت مسٹر لال بہادر شاستری سے میری کوئی خاص ملاقات نہیں ہوئی تھی صرف سرسری ملاقات ہوئی تھی۔ اور میں نے مسٹر شاستری کو بتا دیا تھا کہ بھارت نے پاکستان کی سرحد پر بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر رکھی ہیں۔ اور میں نے مسٹر شاستری پر یہ بات بھی واضح کر دی تھی کہ طاقت کے بل پر اختلافات دور کرنے سے دونوں ملکوں میں سے کسی ملک کو بھی فائدہ نہ پہنچے گا۔

انھوں نے کہا میں نے وزیر اعظم بھارت پر یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ چونکہ دونوں ملکوں میں ہزاروں میل لمبی سرحد مشترک ہے اس لئے بعض علاقوں کے متعلق اختلافات کا پیدا ہونا ضروری ہے لیکن ان مسائل کو حل کرنے کا طریقہ سرحدوں پر فوجیں جمع کرنا نہیں ہے بلکہ اختلافات دور کرنے کا مہذب طریقہ یہ ہے کہ افہام و تفہیم کے ذریعہ ان کو حل کیا جائے۔

صدر ایوب نے کہا میں نے مسٹر شاستری سے یہ بات بھی کہہ دی ہے کہ اگر بھارت اختلافات کو پر امن طریقہ سے حل کرنے کا خواہشمند ہو تو پاکستان کو اس سے خوشی ہو گی۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان نے بھارت کے ساتھ ہمیشہ پر امن رہنے کی کوشش کی ہے کیونکہ پاکستان امن کا خواہاں ہے اور وہ جنگ کو پسند نہیں کرتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں میں سے کوئی ملک جنگ کے تباہ کن نتائج کا متحمل نہیں ہو سکتا تاہم اگر پاکستان پر جنگ ٹھونسی گئی تو ہم اپنے دفاع کے لئے پوری قوت سے جواب دیں گے۔

قومی اسمبلی نے نئے مالی سال کا بجٹ منظور کر لیا

ٹیبل فین پر ڈیوٹی میں چالیس فیصد اضافہ کی تجویز واپس لے لی گئی

راولپنڈی ۳۰ر جون۔ قومی اسمبلی نے کل نئے مالی سال کا بجٹ منظور کر لیا۔ بجٹ پر بحث ۱۴ر جون کو مسٹر شعیب کی بجٹ کی تقریر سے شروع ہوئی تھی۔ کل اسمبلی کے دو اجلاس ہوئے جن میں فنانس بل پر غور کیا گیا۔ اور شام کے اجلاس میں صرف دس منٹ کے عرصہ میں بل منظور ہو گیا۔ اس سے قبل مسٹر شعیب نے اعلان کیا کہ بجلی سے چلنے والے ٹیبل فین پر ڈیوٹی میں جو ۴۰ فیصد اضافہ کیا گیا تھا وہ واپس لے لیا گیا ہے۔

قومی اسمبلی نے طویل بحث کے بعد کل ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء کا بجٹ منظور کر لیا ہے اسمبلی نے دو نشستوں میں مالی بل پر غور کرنے کے بعد بل کی منظوری دی۔ اس بل کے تحت ٹیکسوں کی تجاویز کو قانونی شکل دی گئی ہے اسمبلی کے صبح کے اجلاس میں مالی بل کی پہلی خواندگی کے دوران بیس ارکان نے تقریریں کیں۔ شام کے اجلاس میں بل کی ایک ایک دفعہ پر غور کرنے کے بعد اسے منظور کر لیا گیا۔

فنانس بل دو ترامیم کے ساتھ منظور کیا گیا ہے ان ترامیم کے تحت مٹی کے تیل۔ چار پاور لومز کے یونٹ اور ٹیبل فین پر ڈیوٹی کی تجویز واپس لے لی گئی ہے

فنانس بل کی منظوری مختصر ترین عرصہ میں دی گئی اسمبلی کے دوسرے اجلاس میں جو ۴½ بجے شام شروع ہوا کورم کم تھا جس کے لئے پندرہ منٹ تک انتظار کرنا پڑا جب بل پر دفعہ وار بحث شروع ہوئی تو اپوزیشن کے کسی رکن نے اس پر اعتراض نہیں کیا اور بل جلدی منظور ہو گیا۔ اس کے بعد ارکان نے وزیر خزانہ مسٹر شعیب کو مبارک باد پیش کی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲